احکام و مسائل — ٹیلیویژن کے بُرے اثرات

مخدومی حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہ ۔۔۔۔!

یہاں گھر گھر میں دل بہلانے کے لئے ٹیلیویژن نصب ہے جس کے پروگرام عموماً یہ ہیں کہ برہنہ یا نیم برہنہ لڑکیاں، رقص و سرود کرتی ہیں، گانا بجانا، بوس و کنار، دھینگا مشتی اور فحاشی کی اشاعت ہوتی ہے یا عیسائیت کا پرچار اور عالمی حسیناؤں کے انتخاب کے منظر اور مختلف فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ غیر محرم مرد و عورت اور خاندان کے افراد ماں بیٹیا بہن بھائی یکجا بیٹھ کر ان حیا سوز مناظر کو دیکھتے ہیں۔ تعلیم اور دنیاوی کاروبار سب کاموں میں اس سے رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے، رنگون کے ایک مفتی صاحب نے اسے جائز قرار دیا ہے آنجناب ہمیں اسکی شرعی حیثیت سے مطلع فرما دیں۔ ہم آپ کی تحریر کی کاپیاں سائیکلو سٹائل کر کے انگلینڈ میں آباد تمام مساجد میں فریم کر کے رکھ دیں گے تاکہ مسلمانوں کو انتباہ ہو سکے۔

(محمد اعظم کلیرنس سٹریٹ بولٹن یوکے)

جواب ۔۔۔ ٹیلیویژن کے بارہ میں آپ کے خیالات بالکل صحیح ہیں، تصویر پرستی اور تصویر کشی حرام ہے پھر جبکہ ٹیلیویژن پر فحاشی اور عریانی کا غلبہ ہو تو اس کا نتیجہ سوائے بداخلاقی مادہ پرستی خدا فراموشی بے حیائی اور وقت ضائع کرنے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہو سکتا۔ یورپی ممالک میں تو ایسی چیزوں کی ہلاکت آفرینی اور بھی زیادہ ہے۔ تصویر کشی غلط تاویلات سے جائز نہیں ہو سکتی اور نہ مرد و عورت کا نامحرم کی طرف دیکھنا خواہ آئینہ یا تصویر کی شکل میں ہو جائز ہو سکتا ہے۔ الغرض اس کے مفاسد اور قبائح یقینی ہیں، اس لئے تمام مسلمانوں کو اس لعنت سے احتراز کرنا ضروری ہے۔ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کی ذمہ داری تو بہت نازک ہے، ان میں سے ہر ایک کو اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ اور مبلغ بننا چاہیے نہ کہ خود یورپی تہذیب میں ضم ہو کر اپنی حیثیت بھی ختم کر دی جائے۔ افسوس کہ یہ برائی ہمارے ملک میں بھی بہت تیزی سے پھیل رہی ہے۔ افراد خانہ اور بیوی بچوں کے اخلاق اور نفسیات پر اس کے جو قبیح اثرات پڑتے ہیں پوری قوم اس سے غفلت برتتی ہے ۔۔۔ نتیجہ عام خرابی اور وسیع بربادی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ مگر اس وقت تدارک انتہائی مشکل ہوگا۔

منجانب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ